ساؤل کے بُرے رویے کا حل (حصہ ۱۷)

مصنف: ڈاکٹر اسٹیفن ای۔ جانز مترجم: ڈاکٹر فیاض انور

ساؤل بادشاہ ایک مذہبی شخص تھا اور اُسے گمان تھا کہ وہ خُدا کی فرماں برداری کر رہا ہے۔ لیکن یہ خُدا کی نظر میں یہ بات دُرست نہیں تھی، کیوں کہ ساؤل نے خُدا اور سموئیل کی بات نہ مانی جس نے خُدا کی مرضی اُس پر آشکارا کی۔ خُدا نے ساؤل کے اِس فعل کو بغاوت گردانا اور اِسے جادوگری کے مترادف شمار کیا (۱۔سموئیل ۱۵:۲۳)۔

شاید اِسی وجہ سے ساؤل نے اپنے آپ کو بے قصور ثابت کرنے کے لیے اسرائیل سے جادوگروں اور جنات کے آشناؤں کو خارج کر دیا، جیسا کہ شریعت میں حکم دیا گیا تھا (استثنا ۱۸: ۹،۱۰)۔ ۱۔سموئیل ۲۸: ۳ میں لکھا ہے،

> ''اور سموئیل مر چکا تھا اور سب اسرائیلیوں نے اُس پر نوحہ کر کے اُسے اُس کے شہر رامہ میں دفن کیا تھا اور ساؤل نے جنات کے آشناؤں اور افسون گروں کو ملک سے خارج کر دیا تھا۔''

سموئیل خود ساؤل کی مذہبی سخت گیری سے مطمئن نہیں تھا، اِس لیے عمالیقیوں کے ساتھ جنگ کے بعد سموئیل نے ساؤل سے بات کرنا ترک کر دیا (۱۔سموئیل ۱۵: ۳۵)۔ قرین قیاس ہے کہ ساؤل کا جنات کے آشناؤں اور افسوں گروں کو ملک سے خارج کرنے کا عمل اُسی بُری رُوح کے وسیلہ سے ہو جو ''خُدا کی طرف'' سے تھی اور جس نے اُسے داؤد پر بھالا پھینکنے پر اُکسایا تھا (۱۔سموئیل ۱۸: ۱۰،۱۱؛ ۱۹: ۹،۱۰)۔

ایک شیطان صفت بادشاہ کا جنات کے آشناؤں اور افسوں گروں کو ستانا ایک لا حاصل عمل ہے۔ لوقا ۱۱: ۱۷،۱۸ میں لکھا ہے،

> ''۔۔۔جس سلطنت میں پھوٹ پڑے وہ ویران ہو جاتی ہے اور جس گھر میں پھوٹ پڑے وہ برباد ہو جاتا ہے۔ اور اگر شیطان بھی اپنا مخالف ہو جائے تو اُس کی سلطنت کس طرح قائم رہے گی؟''

جب مذہبی آدمی خُدا کا کلام سننے میں ناکام ہوجاتے ہیں چاہے وہ شخصی طور پر ہو یا خُدا کے نبیوں کی وساطت سے ہوتو لازماً وہ خُدا کے خلاف بغاوت پر اُتر آتے ہیں اور اکثر وہ اِس حقیقت سے بے خبر ہوتے ہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ اُن کی زندگی ایک تناقض کا شکار ہو جاتی ہے وہ خُداوند کے کلام کو سننا چاہتے ہیں مگر وہ اُس کی آواز کی فرماں برداری نہیں کرنا چاہتے۔ کلام مقدس واضح کرتا ہے کہ وہ بادشاہ اِس تناقض کو اِس طرح سلجھاتے ہیں کہ وہ اپنے چوگرد ایسے نبی جمع کر لیتے ہیں جو اُنھیں وہی کچھ سناتے ہیں جو وہ سننا چاہتے ہیں۔ یہ طرزِ عمل اِس مسئلے کو جنم دیتا ہے جسے دل کی بت پرستی کہتے ہیں (حزقی ایل ۱۴: ۳، ۴)، جہاں خُدا اُن کے سوالوں کا جواب اُن کے دل کے بتوں کے مطابق دیتا ہے۔

یہی وہ بنیادی مسئلہ ہے جسے پنتکست کے دن آگ کے بپتسمہ کے ذریعے دُور کیا جانا تھا۔ میرا خیال ہے کہ دل کی بت پرستی ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا سامنا سب لوگوں کو ہے اور پنتکست کا بنیادی مقصد یہی تھا کہ ہمارے دل کے اُن پوشیدہ بتوں کو پاش پاش کرے جو ہماری زندگیوں میں سرایت کر کے ہمیں خُدا کے کلام کو سننے سے روکتے ہیں۔ ساؤل کے نمونے اور اُس کے رویے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ کلیسیا کی اکثریت پنتکست کے دور میں اپنے دل کے اُن بتوں کو توڑنے میں ناکام رہی۔ اُنھوں نے خُدا کا کلام سننے کی بجائے مذہبی رسومات کو اُس کا متبادل بنالیا۔

(اِس کی مزید تفصیل کے لیے آپ میری کتاب ''خُدا کی آواز سننا'' کا مطالعہ کریں)

https://godskingdom.org/studies/books/hearing-gods-voice/

میں بھی ایسی بت پرستی سے مستثنیٰ نہ تھا۔ میری ابتدائی تربیت (۱۹۸۱- ۱۹۹۳) کا ایک اہم حصہ ذاتی تجربے کے وسیلے دل کی بت پرستی پر قابو پانے پر مشتمل تھا۔ شاید یہ اُس ''بیابان'' کے تجربے کا سب سے مشکل مرحلہ تھا، پھر بھی خُدا میرے ساتھ وفادار رہا اور اُس نے مجھے محفوظ رکھا اور اُس نے مجھے اُن سب لوگوں سے ہمدردی کرنا سکھایا جو اِس پر غالب آنے میں کوشاں ہیں۔

میں نے اِس بات کو سیکھا کہ صرف رُوح القدس ہی ہے جو دل کے اِن پوشیدہ بتوں کو ظاہر کر سکتا ہے۔ اِس کا حل یہ نہیں کہ انسان خوف زدہ ہو اور ہمیشہ گناہ کے احساس میں ڈوبا رہے بلکہ اِس کا حل یہ ہے کہ دُعا کی جائے تاکہ رُوح القدس اُن بتوں کو ظاہر کرے۔ لہٰذا رُوح القدس ایسے حالات ترتیب دے گا کہ جیسے ہی وہ بت آپ پر ظاہر ہوں گے وہ پاش پاش ہو جائیں گے۔ میرا ایمان ہے کہ اِس کے لیے ہم مکمل طور پر رُوح

القدس کے محتاج ہیں۔ کامیابی کا انحصار کسی کے مذہبی جوش و لولے کے بڑھنے میں ہرگز نہیں جیسا کہ ساؤل گمان کرتا تھا۔

اکیس بادشاہ جنگ کی تیاری کرتا ہے

ا۔سموئیل ۲۸:۱میں لکھا ہے،

''اور اُن ہی دنوں میں ایسا ہوا کہ فلستیوں نے اپنی فوجیں جنگ کے لیے جمع کیں تا کہ اسرائیل سے لڑیں اور اکیس نے داؤد سے کہا تو یقین جان کہ تجھے اور تیرے لوگوں کو لشکر میں ہو کر میرے ساتھ جانا ہو گا۔ اور داؤد نے اکیس سے کہا پھر جو کچھ تیرا خادم کرے گا وہ تجھے معلوم بھی ہو جائے گا۔ اکیس نے داؤد سے کہا پھر تو سدا کے لیے تجھ کو میں اپنے سر کا نگہبان ٹھہراؤں گا۔''

داؤد اکیس بادشاہ کے سب سے زیادہ قابل بھروسا آدمیوں میں سے ایک بن گیا۔ داؤد کو بادشاہ کے ذاتی محافظوں کا سردار مقرر کر دیا گیا۔ لیکن بعدازاں، فلستی فوج کے سرداروں نے اِس پر ناراضی کا اظہار کیا (ا۔سموئیل ۲۹:۴)۔ ہم ا۔سموئیل ۲۹:۶،۷ میں پڑھتے ہیں،

''تب اکیس نے داؤد کو بلا کر اُس سے کہا خُداوند کی حیات کی قسم کہ تو راست کار رہا ہے اور میری نظر میں تیری آمدورفت میرے ساتھ لشکر میں اچھی ہے کیوں کہ میں نے جس دن سے تو میرے پاس آیا آج کے دن تک تجھ میں کچھ بدی نہیں پائی تو بھی یہ اُمرا تجھے نہیں چاہتے۔ سو تو اب لوٹ کر سلامت چلا جا تا کہ فلستی اُمرا تجھ سے ناراض نہ ہوں۔''

داؤد اِس حالت میں نہ تھا کہ وہ بادشاہ کی خواہش کو رَدّ کرے لیکن خُدا نے خود مداخلت کر کے داؤد کو ساؤل کی موت میں شریک ہونے سے روک دیا۔ میرا خیال ہے کہ داؤد کو گمان تھا کہ خُدا اِس میں مداخلت کرے گا، کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ اُسے خُدا کے ممسوح بادشاہ کے قتل میں مدد نہیں کرنی چاہیے۔

ا۔سموئیل ۲۹:۱۱ کا اختتام یوں ہوتا ہے،

''سو داؤد اپنے لوگوں سمیت تڑکے اُٹھا تا کہ صبح کو روانہ ہو کر فلستیوں کے ملک کو لوٹ جائے اور فلستی یزرعیل کو چلے گئے۔''

عین دور کی جادوگرنی سے صلاح

جب ساؤل جنگ کی تیاری کر رہا تھا تو وہ نہایت مایوس ہو گیا کیوں کہ اُسے علم تھا کہ اُس کی زندگی کا اختتام قریب ہے۔ بلا شبہ وہ جانتا تھا کہ داؤد فلستیوں کے ساتھ مل کر لڑے گا اور یہ حقیقت اُس پر روزِ روشن کی طرح عیاں تھی کہ بہت جلد داؤد اُس کی جگہ بادشاہ بن جائے گا (ا۔سموئیل ۲۴:۲۰)۔

ساؤل کو اشد ضرورت تھی کہ خُدا اُس سے کلام کرے۔ لیکن سموئیل وفات پا چکا تھا اور وہ سردار کاہن جن کو ساؤل نے مقرر کیا تھا اُن کے پاس اوریم اور تمیم نہیں تھا کہ وہ خُدا کی مرضی کو دریافت کر سکیں۔ چناں چہ اُس نے اپنے ملازموں میں سے ایک سے کہا کہ وہ کسی جن کی آشنا کو تلاش کریں (ا۔سموئیل ۲۸:۹)۔ کسی سبب سے عین دور کی یہ جادوگرنی ساؤل کے حکم اور اُس کی سزا سے بچ گئی تھی جس میں اُس نے تمام جادوگروں کو ملک سے باہر نکال دیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ساؤل کے جاسوسوں سے بچنے کے لیے اُس نے جادوگری ترک کر دی تھی۔

جب ساؤل اُس کے پاس پہنچا تو اُس نے بھیس بدلا ہوا تھا تا کہ جادوگرنی کو شک نہ ہو۔ ساؤل نے اُس سے کہا کہ میرے لیے کسی کو اُوپر بلا، بائبل میں لکھا ہے، ”میرا فال کھول اور جس کا نام میں تجھے بتاؤں اُسے اُوپر بلا دے“ (ا۔سموئیل ۲۸:۸)۔ گیارھویں آیت میں اُس نے اُس سے کہا، ”سموئیل کو میرے لیے بلا دے۔“

حیران کن بات یہ ہے کہ وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہوئی۔ ا۔سموئیل ۲۸:۱۲ میں لکھا ہے،

> ”جب اُس عورت نے سموئیل کو دیکھا تو بلند آواز سے چلائی اور اُس عورت نے ساؤل سے کہا تو نے مجھ سے کیوں دغا کی کیوں کہ تو تو ساؤل ہے؟

سموئیل کو دیکھا کر اُس عورت نے ساؤل کو پہچان لیا۔ یہی بات اُس کے لیے خوف ناک تھی، کیوں کہ اُسے لگا کہ اب اُس کی جان خطرے میں ہے۔ ا۔سموئیل ۲۸:۱۵-۱۷ میں مرقوم ہے،

> ”سموئیل نے ساؤل سے کہا تو نے کیوں مجھے بے چین کیا کہ مجھے اُوپر بلوایا؟ ساؤل نے جواب دیا میں سخت پریشان ہوں کیوں کہ فلستی مجھ سے لڑتے ہیں اور خُدا مجھ سے الگ ہو گیا ہے اور اور نہ تو نبیوں اور نہ خوابوں کے وسیلہ سے مجھے جواب دیتا ہے اِس لیے میں نے تجھے بلایا تا کہ تو مجھے بتائے کہ میں کیا کروں۔ سموئیل نے کہا پس تو مجھ

سے کس لیے پوچھتا ہے جس حال کہ خُداوند تجھ سے الگ ہوگیا اور تیرا دشمن بنا ہے؟ اور خُداوند نے جیسا میری معرفت کہا تھا ویسا ہی کیا ہے۔ خُداوند نے تیرے ہاتھ سے سلطنت چاک کرلی اور تیرے پڑوسی داؤد کو عنایت کی ہے۔"

مزید برآں سموئیل نے اُسے بتایا کہ وہ یہ جنگ ہار جائے گا اور اُس نے اُسے کہا "کل تو اور تیرے بیٹے میرے ساتھ ہوں گے" (ا۔سموئیل ۲۸:۱۸)۔

کیا یہ واقعی سموئیل تھا؟

اِس واقعہ کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ جادوگرنی نے سموئیل کی بجائے ایک کاذب رُوح کو اُوپر بلایا تھا۔ تاہم کتاب مقدس میں اُسے سموئیل ہی کہا گیا ہے اور جب سموئیل بولتا ہے تو وہ اِس طرح کہتا ہے، "خُداوند نے جیسا میری معرفت کہا تھا (سالوں پہلے)"۔ کیا جادوگرنی جانتی تھی کہ وہ سموئیل کو بلا رہی ہے؟ یا وہ خود اپنی اِس کامیابی پر دنگ تھی؟ کیا یہی اُس کے خوف کی حقیقی وجہ تھی جب اُس نے سموئیل کو دیکھا؟ کیا خُدا نے مداخلت کر کے سموئیل کو قبر (یا عالم ارواح) سے بھیجا بجائے اِس کے کہ جادوگرنی اِس پر دسترس رکھتی تھی؟

یہ وہ سوالات ہیں جو بہت سے لوگ پوچھتے ہیں؟ کلامِ مقدس اِن میں سے بہت سے سوالات کے جواب نہیں دیتا، تاہم یہ بات بالکل واضح ہے کہ سموئیل ساؤل کو نظر آیا اور اُس نے اُس سے بات کی۔

جہاں تک مردوں کی حالت کا تعلق ہے، یسوع نے متی ۲۲:۳۲ میں کہا،

"میں ابرہام کا خُدا اور اضحاق کا خُدا اور یعقوب کا خُدا ہوں؟ وہ تو مردوں کا خُدا نہیں بلکہ زندوں کا ہے۔"

یہی اصول سموئیل پر بھی صادق آتا ہے۔ اگرچہ وہ مر چکا تھا لیکن خُدا کی نظر میں وہ زندہ تھا۔ پس اگر خُدا کسی مرے ہوئے شخص کو بھیجنا چاہے تو وہ ایسا کرنے پر قادر ہے۔